17 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

کیشو لال موہن لال شاہ

بنام

ریاست بمبئی

(کے۔سبّا راؤ اور رگھوبیر دیال، جسٹسز)

فوجداری مقدمے کی سماعت۔مجسٹریٹ کو مجرمانہ بدانتظامی کے الزام میں ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔عدالت کے ذریعہ استغاثہ۔اگر ضروری ہو تو مقدمہ چلانے کی منظوری۔ضابطہ فوجداری، 1898 (ایکٹ 5 آف 1898)، دفعہ 197۔

اپیل کنندہ، ایک مجسٹریٹ، کو محکمہ جاتی تفتیش کے نتیجے میں ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ریاستی حکومت کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت پر اسے تعزیرات ہند کی دفعہ 409 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔اس بات پر زور دیا گیا کہ ٹرائل مجسٹریٹ کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 کی دفعات کے پیش نظر سابقہ منظوری کے بغیر جرم کا نوٹس نہیں لینا چاہیے تھا۔

یہ مانا گیا کہ کسی عدالت کے لیے مجسٹریٹ کے ذریعے اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران کیے گئے جرم کا نوٹس لینے کے لیے کسی سابقہ منظوری کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ شکایت کیے جانے کے وقت مجسٹریٹ نہیں رہا تھا یا پولیس رپورٹ عدالت میں پیش کی گئی تھی، یعنی کیے گئے جرم کا نوٹس لیتے وقت۔

ایس اے وینکٹارمن بمقابلہ ریاست، (1958) ایس سی آر 1037، نے درخواست دی۔

فوجداری اپیل کا عدالتی فیصلہ 1960: کی فوجداری اپیل نمبر 127۔

1958 کی فوجداری نظر ثانی کی درخواست نمبر 728 میں بمبئی کی سابق ہائی کورٹ کے 4 اگست 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

بی پی مہیشوری، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

مدعا علیہ کی طرف سے ویر سین ساہنی، آر ایچ دھبر اور ٹی ایم سین۔

17 مارچ 1961 – عدالت کا فیصلہ پیش کیا گیا

جسٹس رگھوبر دیال – یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے۔

اپیل کنندہ 1951 میں سانند میں تھرڈ کلاس مجسٹریٹ تھا۔ اس نے ضمانت پر رہا ہونے کے لیے ضمانت کے طور پر امر سنگھ مادھو سنگھ سے 200 روپے نقد وصول کیے۔ یہ رقم فوجداری ڈپازٹ روجمل میں جمع نہیں کی گئی تھی اور وہاں اپیل کنندہ نے رقم کے حوالے سے اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی کا ارتکاب کیا تھا۔

اپیل کنندہ کو محکمہ جاتی تفتیش کے نتیجے میں 4 اپریل 1953 کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ 9 جون 1954 کو اپیل کنندہ کے خلاف ریاست کی جانب سے شکایت درج کرائی گئی۔ ٹرائل مجسٹریٹ نے اسے تعزیرات ہند کی دفعہ 409 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا۔ احمد آباد کے ایکسٹرا ایڈیشنل سیشن جج نے سزا کی تصدیق کی۔ ان کی نظر ثانی کو ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا۔ اس اپیل میں زور دیا گیا واحد نقطہ یہ ہے کہ علمی مجسٹریٹ کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 کی دفعات کے پیش نظر ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کے بغیر اس جرم کا نوٹس نہیں لینا چاہیے تھا۔

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ عدالت اپیل گزار کے خلاف اس جرم کا نوٹس نہیں لے سکتی تھی اگر وہ 9 جون 1954 کو مجسٹریٹ ہوتا۔ اپیل کنندہ 9 جون 1954 کو مجسٹریٹ نہیں تھا، جب شکایت درج کی گئی تھی۔ اس کے بعد سوال یہ ہے کہ کیا ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 کی دفعات کسی عدالت کو مجسٹریٹ کی طرف سے کیے گئے جرم کا نوٹس لینے سے منع کرتی ہیں جب کہ وہ اپنی سرکاری ڈیوٹی کی انجام دہی میں کام کر رہا ہو یا کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یہاں تک کہ جب وہ اب مجسٹریٹ نہیں ہے جس تاریخ کو عدالت نوٹس لیتی ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 کی ذیلی دفعہ (1) میں لکھا ہے :

(1) جب کوئی شخص جو تعزیرات ہند کی دفعہ 19 کے معنی میں جج ہے، یا جب کوئی مجسٹریٹ، یا جب کوئی سرکاری ملازم جو ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت کے ذریعے یا اس کی منظوری کے علاوہ اپنے عہدے سے ہٹانے کے قابل نہیں ہے، اس پر کسی ایسے جرم کا الزام لگایا جاتا ہے جو اس کے ذریعے اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران انجام دیا گیا ہو، تو کوئی بھی عدالت اس طرح کے جرم کا نوٹس نہیں لیتی سوائے اس کے کہ مرکزی حکومت کے یونین کے امور کے سلسلے میں ملازم شخص کے معاملے میں سابقہ منظوری کے۔ اور

(ب) ریاستی حکومت کے کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں ملازم شخص کی صورت میں۔

اس دلیل کے لیے زیادہ گنجائش نہیں ہو سکتی کہ عدالت کو کسی جج کے ذریعے کیے گئے جرم کا نوٹس لینے سے منع کیا گیا ہے جب وہ اپنے سرکاری فرض کی انجام دہی میں صرف اس وقت کام کرے جب وہ شخص نوٹس لینے کے وقت جج ہو، کیونکہ بصورت دیگر ذیلی دفعہ میں "کوئی بھی شخص جو جج ہے" کے اظہار کو مکمل اثر نہیں دیا جائے گا۔ مجسٹریٹ یا سرکاری ملازم کو بیان کرنے میں اسی طرح کا اظہار استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ان دونوں افراد کو اس وقت ''مجسٹریٹ یا سرکاری ملازم'' بھی ہونا چاہیے جب ان کے ذریعے سرکاری ڈیوٹی کی انجام دہی کے دوران کیے گئے جرم کا نوٹس لیا جائے۔

''سرکاری ملازم کے سلسلے میں اظہار جو ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت کی منظوری کے علاوہ اپنے عہدے سے ہٹنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب متعلقہ سرکاری ملازم ملازمت میں ہو تب ہی اسے عہدے سے ہٹانے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر سرکاری ملازم سرکاری ملازم بننا چھوڑ چکا ہے تو ایسا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا ذیلی دفعہ میں جب کوئی مجسٹریٹ کے اظہار کا مطلب جب کوئی شخص جو مجسٹریٹ ہے ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

یہاں تک کہ اگر اظہار کو اس شکل میں نہیں سمجھا جاتا ہے، تو سیکشن کہتا ہے: جب کسی مجسٹریٹ پر کسی جرم کا الزام لگایا جائے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تب ہی ہوگا جب الزام مجسٹریٹ کے خلاف ہو کہ عدالت پیشگی منظوری کے بغیر اپنی سرکاری ڈیوٹی کی انجام دہی کے دوران اس کے ذریعے کیے گئے جرم کا نوٹس نہیں لے گی۔ اگر الزام لگانے کے وقت کوئی شخص مجسٹریٹ نہیں ہے، تو عدالت پیشگی منظوری کے بغیر نوٹس لے سکتی ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے اس بات پر سختی سے زور دیا گیا ہے کہ جب کسی مجسٹریٹ پر کسی جرم کا الزام لگایا جاتا ہے تو اس کا اظہار اس مرحلے سے مراد ہے جب مجسٹریٹ کے خلاف پہلی بار الزام لگایا جاتا ہے، یعنی جب یہ پہلی بار الزام لگایا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ نے اس طرح کا جرم کیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پہلے لفظ کو شامل کرنے اور اس جملے کو اس طرح پڑھنے کا کوئی جواز نہیں ہے جیسے کسی مجسٹریٹ پر پہلے کسی جرم کا الزام لگایا جائے۔ وہ موقع جب کسی مجسٹریٹ کے خلاف پہلی بار اس طرح کا الزام لگایا جاتا ہے وہ عدالت کے جرم کا نوٹس لینے کے سلسلے میں نہیں ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ تب ہوتا ہے جب محکمہ کے اعلی افسر یا پولیس کو شکایت کی جاتی ہے۔ یہ دونوں حکام الزام کی تحقیقات کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب محکمہ جاتی تفتیش یا پولیس تفتیش اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ معاملہ عدالت جانے کے لیے موزوں ہے کہ شکایت کی جائے گی یا مجسٹریٹ کے خلاف کارروائی کے لیے مناسب عدالت میں پولیس رپورٹ پیش کی جائے گی۔ یہ اس مرحلے پر ہے کہ مجسٹریٹ پر عدالت کے مقاصد کے لیے جرم کا الزام لگایا جائے گا اور اس لیے تب ہی عدالت دیکھے گی کہ جس شخص کے خلاف کارروائی کی گئی ہے وہ مجسٹریٹ ہے یا نہیں۔

اس نظریے کو شق (اے) اور (بی) کی زبان سے مزید حمایت ملتی ہے۔ ان شقوں کے مطابق، پچھلی منظوری مرکزی حکومت کی ہوگی اگر مجسٹریٹ یونین اور ریاستی حکومت کے معاملات کے سلسلے میں ملازم ہے اگر وہ کسی ریاست کے معاملات کے سلسلے میں ملازم ہے۔ اگر شخص ملازم نہیں ہے، تو کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ چاہے وہ شخص اتنا ملازم ہے یا نہیں، عدالت میں شکایت یا پولیس رپورٹ جمع کرانے سے کچھ دیر پہلے دیکھا جانا چاہیے۔ منظوری مناسب اتھارٹی کے ذریعے الزامات اور ان کو ثابت کرنے کے لیے دستیاب شواہد پر غور کرنے پر دی جاسکتی ہے اور اس لیے تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی۔ شکایت یا پولیس رپورٹ جمع کرانے سے توقع کی جاتی ہے کہ مناسب وقت کے اندر منظوری دی جائے۔

اسی طرح کا سوال ایس اے وینکٹارمن بمقابلہ ریاست میں بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 (1947 کا ایکٹ دوم) کی دفعہ 6 کی دفعات کی تشریح کے سلسلے میں پیدا ہوا۔اس سیکشن کا ذیلی سیکشن (1) پڑھتا ہے :

" (1) کوئی بھی عدالت تعزیرات ہند کی دفعہ 161 یا دفعہ 165 کے تحت یا اس ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا جرم کا نوٹس نہیں لے گی، جس کا مبینہ طور پر کسی سرکاری ملازم نے ارتکاب کیا ہے سوائے اس کے کہ پچھلی منظوری کے۔

(ا) کسی ایسے شخص کی صورت میں جو یونین کے امور کے سلسلے میں ملازم ہے اور مرکزی حکومت کی طرف سے یا اس کی منظوری کے علاوہ اپنے عہدے سے ہٹنے کے قابل نہیں ہے۔

(ب) کسی ایسے شخص کی صورت میں جو کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں ملازم ہے اور ریاستی حکومت کی طرف سے یا اس کی منظوری کے علاوہ اپنے عہدے سے ہٹانے کے قابل نہیں ہے۔

(ج) کسی دوسرے شخص کی صورت میں، اسے اس کے عہدے سے ہٹانے کے لیے مجاز اتھارٹی کا۔" اس عدالت نے صفحہ 1046 پر کہا :

" ایکٹ کے سیکشن 6(1) کے الفاظ کافی واضح ہیں اور انہیں نافذ کیا جانا چاہیے۔دفعہ 6(1) میں استعمال ہونے والے الفاظ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو دور سے یہ بتائے کہ اس سے پہلے کہ عدالت کسی ایسے شخص کے معاملے میں اس میں مذکور جرائم کا نوٹس لے سکے، جو اس وقت سرکاری ملازم نہیں رہا تھا جب عدالت کو نوٹس لینے کے لیے کہا گیا تھا، حالانکہ وہ جرم کے وقت ایسا شخص تھا۔ایک سرکاری ملازم جو سرکاری ملازم نہیں رہا ہے وہ شخص نہیں ہے جسے کسی مجاز اتھارٹی کے ذریعے کسی عہدے سے ہٹایا جا سکے۔" ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 کی دفعات کے حوالے سے بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ کسی عدالت کے لیے مجسٹریٹ کے ذریعے اپنے سرکاری فرض کی انجام دہی کے دوران کیے گئے جرم کا نوٹس لینے کے لیے کسی سابقہ منظوری کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ شکایت کیے جانے یا پولیس رپورٹ عدالت میں پیش کیے جانے کے وقت مجسٹریٹ نہیں رہا تھا، یعنی جرم کا نوٹس لیتے وقت۔اس کے مطابق ہم اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document